



إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكُوْدٌ وَإِنَّهُ عَلَى ذَلِكَ لَشَهِيدٌ

بیشک انسان اپنے رب کا بڑا ہی ناٹکرا ہے اور بیشک وہ اس حقیقت پر خود گواہ ہے۔

# تفسیر ابن کثیر

علامہ عبدالدین ابن کثیر

مترجم

مولانا محمد صاحب جونا گردھی

## العادیات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَالْعَادِيَاتِ ضَبْحًا (۱)

باقیت ہونے دوئتے والے گھوڑوں کی قسم

فَالْمُورِيَاتِ قَذْحًا (۲)

پھرتائی مارکر گ جھاڑنے والوں کی

## مجاہدین کے گھوڑوں کی قسم:

مجاہدین کے گھوڑے جب کہ اللہ کی راہ کے لیے ہانپتے اور ہنگاتے ہوئے دوڑتے ہیں اگلی اللہ تبارک تعالیٰ قسم کھاتا ہے پھر اس تیزی میں دوڑتے ہوئے پھروں کے ساتھ انکے انفل کا انکرا ادا اور اس رگڑ سے آگ کی چنگاریاں اڑنا پھر صبح کے وقت پر انکا چھاپ مارنا اور دشمنان رب کو تہہ والا کرنا۔

حضرت عبداللہؐ سے مروی ہے کہ **والعادیات** سے مراد اونٹ ہیں۔ حضرت علیؓ بھی یہی فرماتے ہیں۔

حضرت ابن عباسؓ کا یہ قول ہے کہ اس سے مراد گھوڑے ہیں جب حضرت علیؓ کو معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا گھوڑے ہمارے پاس بدر والے دن تھے ہی کب؟ یہ تو اس چھوٹے انکر میں تھا جو بھیجا گیا تھا۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ ایک مرتبہ حلم میں یہ تھے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے اس آہت کی تفسیر پہنچی تو آپ نے فرمایا اس سے مراد مجاہدین کے گھوڑے ہیں جو بوقت جہاد و شہادت پر دھاوا بولتے ہیں پھر رات کے وقت یہ گھوڑے سوار مجاہدا پسکنچپ میں آ کر کھانے پکانے کے لیے آگ جلاتے ہی۔

وہ یہ پوچھ کر حضرت علیؓ کے پاس گیا آپ اس وقت زمزم کا پانی لوگوں کو پلارہے تھے۔ اس نے آپ سے بھی یہی سوال کیا۔ آپ نے فرمایا مجھ سے پہلے کسی اور سے بھی تم نے پوچھا ہے؟ کہاں حضرت عباسؓ سے پوچھا ہے تو انہوں نے فرمایا مجاہدین کے گھوڑے ہیں جو اللہ کی راہ میں دھاوا کریں۔

حضرت علیؓ نے فرمایا جانا ذرا انہیں میرے پاس بدلانا، جب وہ گئے تو حضرت علیؓ نے فرمایا:

تمہیں معلوم نہیں اور تم لوگوں کو فتوہ رہے ہوئے اللہ کی قسم پہلا غزوہ اسلام میں بدر کا ہوا اس لڑائی میں ہمارے ساتھ صرف دو گھوڑے تھے ایک حضرت زیبرؓ کا دوسرا حضرت مقدادؓ کا تو عادیات ضبط یہ کیسے ہو سکتے ہیں اس سے مراد تو عرفات سے مزادگی طرف جانے والے اور پھر مزادگی سے منی کی طرف جانے والے ہیں۔

حضرت عبداللہؐ نے اسی سکر میں نے اپنے اگلے قول سے رجوع کر لیا اور حضرت علیؓ نے جو فرمایا تھا وہی کہنے لگا۔ مزادگی میں پہنچ کر حاجی بھی اپنی ہندلی یاروی کے لیے آگ سلاگاتے ہیں۔

غرض حضرت علیؓ کا فرمان یہ ہوا کہ اس سے مراد اونٹ ہیں اور یہی قول ایک جماعت کا ہے جن میں ابراہیمؓ عبید بن عمر ہیں۔

اور حضرت ابن عباسؓ سے گھوڑے مروی ہیں۔

مجاہد نکر مدد عطا نقادہ ضحاک رحمۃ اللہ علیہم بھی یہی کہتے ہیں اور امام جزیرہ بھی اسی کو پسند فرماتے ہیں جبکہ حضرت ابن عباسؓ اور حضرت عطاءؓ سے مروی ہے کہ صبح یعنی ہانپاکسی جانور کے لیے نہیں ہوتا سوائے گھوڑے اور کتنے کے ابن عباسؓ نے ہیں کہ انکے منہ سے ہانپتے ہوئے جو آواز احتجتی ہے یہی صبح ہے۔

اور دوسرے جملے کے ایک تو معنے یہ کہ گئے ہیں کہ ان گھوڑوں کی ناپوں کا پھر سے کلرا کر آگ پیدا کرنا اور دوسرا معنے یہ بھی گئے ہیں کہ انکے سواروں کا لواٹی کی آگ کو بھڑکانا۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ لواٹی میں مکروہ حوك کرنا۔

اور یہ بھی مرسوی ہے کہ راتوں کو اپنی قیام کا پھر کر آگ روشن کرنا اور مزدلفہ میں حاجیوں کا بعداز مغرب پہنچ کر آگ جانا۔

امام احمد جریر فرماتے ہیں میرے نزدیک سب سے زیادہ صحیک قول یہی ہے کہ گھوڑوں کی ناپوں اور سوں کا پھر سے رگڑ کھا کر آگ پیدا کرنا پھر صح کے وقت مجاہدین کا دشمنوں پر اچانک ٹوٹ پڑنا۔

جن صاحبان نے اس سے اونٹ مراد لیے ہیں وہ فرماتے ہیں:

کہ اس سے مراد مزدلفہ سے منی کی طرف صح کو جانا ہے پھر یہ سب کہتے ہیں کہ پھر انہا جس مکان میں یہ اترے ہیں خواہ جہاد میں ہوں یا حج میں غباراڑا ناپھر ان مجاہدین کا کفار کی فوجوں میں بے دھڑک گھس جانا اور جیرتے پھاڑتے مارتے پچھاڑتے انکے پتھر میں پہنچ جانا۔

اور یہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ سب جمع ہو کر اس بجگہ درمیان میں آ جاتے ہیں تو اس صورت میں جمعاً حالِ مؤکد ہونے کی وجہ سے منسوب ہو گا۔

### فَالْمُغِيرَاتِ صُبْحًا (۳)

پھر صح کے وقت دھاوا بولنے والوں کی۔

صح کے وقت حملہ کرنے والے:

آنحضرتؐ یہی عادت مبارک تھی کہ دشمن کی کسی بستی پر آپؐ جاتے تو وہاں رات کو تھہر کر کان لگا کر سنتے اگر اذان کی آواز آگئی تو آپؐ رک جاتے۔ نہ آتی تو انہوں کو حکم دیتے کہ بیرون بول دیں۔

### فَأَنْرُنَ بِهِ نَفْعًا (۴)

پس اس وقت غباراڑا تے ہیں۔

### فَوَسْطَنَ بِهِ جَمْعًا (۵)

پھر فوجوں کے درمیان گھس جاتے ہیں۔

پھر ان گھوڑوں کا گرد و غباراڑا اور ان سب کا دشمنوں کے درمیان گھس جانا، ان سب چیزوں کی قسم کھا کر پھر مضمون شروع ہوتا ہے۔

**إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكُنُودٌ** (٦)

یقیناً انسان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔

ابن ابی حاتم کی حدیث میں ہے کہ کنود وہ ہے جو تنہ کھائے غلاموں کو مارے اور احسان و سلوک نہ کرے اسکی اسناد ضعیف ہے۔

**وَإِنَّهُ عَلَى ذَلِكَ لَشَهِيدٌ** (٧)

اور تم اسے یقین کی آنکھ سے دیکھ لو گے۔

فرمایا اللہ تعالیٰ اس پر شاہد ہے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ خود اس بات پر اپنا کواہ آپ بنے اسکی ناٹھیری اسکے افعال و اقوال سے صاف ظاہر ہے جیسے اور جگہ ہے۔

**مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَنْ يَعْمَرُوا مَسَاجِدَ اللَّهِ شَهِيدِينَ عَلَى أَنفُسِهِمْ بِالْكُفُرِ** (٩:١٧)

مشرکین سے اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کی آبادی نہیں ہو سکتی جبکہ یہ اپنے کفر کے آپ کواہ ہیں۔

**وَإِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ** (٨)

یہ مال کی محبت میں بھی بڑا اخت ہے۔

ارشاو فرمایا یہ مال کی چاہت میں بڑا اخت ہے ایسی اسے مال کی بے حد محبت ہے اور یہ بھی معنی ہیں کہ اسکی محبت میں پھنس کر ہماری راہ میں دینے سے بھی چراتا ہے اور بخل کرتا ہے۔

**أَفَلَا يَعْلَمُ إِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُورِ** (٩)

کیا اسے وہ وقت معلوم نہیں جب قبروں کے مردے انجام کھڑے گردیجے جائیں گے۔

**وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُورِ** (١٠)

اور سینوں کی پوشیدہ باتیں ظاہر کر دی جائیں گی۔

پروردگار پھر اسے دنیا سے بے رہبست کرنے اور آخرت کی طرف متوجہ کرنے کے لیے فرمادا ہے کہ انسان کو یہ معلوم نہیں کہ ایک وقت وہ آرہا ہے کہ جب تمام مردے قبروں سے نکل کھڑے ہوں گے اور جو کچھ باتیں جیسیں گلی ہوئی تھیں سب ظاہر ہو جائیں گی۔

**إِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَيْرٌ** (١١)

یعنیک اتنا کہ اس دن ان کے حال سے پورا باخبر ہو گا۔

سن لوانکار ب اسکے تمام کاموں سے باخبر ہے اور ہر ایک عمل کا بدلہ پورا پورا دینے والا ہے، ایک ذرے کے برائروہ ظلم رو انہیں رکھتا اور نہ رکھتے۔

---



© Copy Rights:  
*Zahid Javed Rana, Abid Javed Rana*  
**Lahore, Pakistan**  
[www.quran4u.com](http://www.quran4u.com)